S_1996_5_196_198

ڈویژنل فاریسٹ آفس اور دیگران

بنام

ایس۔ناگیشوراما

23 اگست 1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز۔

جنگلات کے تحفظ کا قانون 1980: دفعہ 2۔

مائننگ لیز-فاریسٹ ایریا کی تجدید-مدعا علیہ کو کان کنی کے لیے لائسنس کی منظوری-اس دوران فاریسٹ کنزرویشن ایکٹ نافذ ہو رہا ہے-ایسا ایکٹ جس میں جنگل کے علاقے میں کان کنی کے لیے مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری درکار ہوتی ہے-مرکزی حکومت کی منظوری درکار نہیں ہے-لیز کی منسوخی کے لیے محکمہ جنگلات کی طرف سے ہدایت-تحریری-اس بنیاد پر عدالت عالیہ کی کارروائی کہ لیز ایک درست لیز تھی اور اس لیے جنگل کے علاقے سے ڈھیر شدہ مواد کو نکالنے کے لیے ہدایات جاری کرنا-عدالت عالیہ کی طرف سے جاری کردہ ہدایت واضح طور پر غیر قانونی تھی-لیز کی تجدید ایک ذاتی حق نہیں ہے-کان کنی کے لیز کی تجدید تجدید کی تاریخ پر نافذ قانون کے مطابق ہونی چاہیے-مدعا علیہ کو کان کنی کا کام جاری رکھنے کا حقدار نہیں ٹھہرایا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 11902۔

1994 کے ڈبلیو پی نمبر 96 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 7.7.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

محترمہ کے۔امیریشوری، اے۔وینکٹیشور راؤ اور انیل۔کے آر۔ٹنڈیل۔ اپیل گزاروں کے لیے

جواب دہندگان کے لیے اے۔سبّاراؤ اور اے۔ڈی۔این۔راؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے قابل مشورے سنے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 7 جولائی 1995 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو تحریری اپیل نمبر 96/94 میں کیا گیا تھا۔تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ مدعا علیہ کے پاس 18 ستمبر 1979 کو ڈائریکٹر آف مائنز کی طرف سے پانچ سال یعنی 12 ستمبر 1984 تک جنگل کے علاقے میں کانیں نکالنے کے لیے کان کنی کا لیز دیا گیا تھا۔جنگلات (تحفظ) ایکٹ، 1980 , 25 اکتوبر 1980 کو نافذ ہوا۔لہذا، لیز کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ تک، حکام کو کان کنی کے لیز کی تجدید دینے کے اختیار سے محروم کر دیا گیا۔معدنیات نکالنے کے لیے لیز کا حق ہے اور تجدید کی تاریخ کے مطابق تجدید قانون کے مطابق ہونی چاہیے۔لیز کی تجدید ایک ذاتی حق نہیں ہونے کی وجہ سے،تجدید کی درخواست کو اس تاریخ پر رائج قانون کے مطابق نمٹا دیا جانا چاہیے۔لیز کی مدت ختم ہونے پر، 13 ستمبر 1989 کو،اس کی تجدید کے لیے درخواست دی گئی۔یہ واضح ہوگا کہ تجدید جنگلات کے تحفظ کے قوانین کے دفعہ 2 کی خلاف ورزی تھی کیونکہ،تسلیم شدہ طور پر، مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی۔

نتیجتاً،محکمہ جنگلات نے 7 فروری 1990 کو کیے گئے مشترکہ معائنے میں دریافت کیا کہ مدعا علیہ جنگل کے علاقے میں کانیں نکال رہا تھا اور اس لیے انہوں نے لیز منسوخ کرنے کی ہدایات جاری کیں۔نتیجتاً، مدعا علیہ عدالت عالیہ میں رٹ دائر کرنے آیا،عدالت عالیہ کی ہدایت پر مشترکہ سروے کے بعد، عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو ہدایت کی کہ وہ جنگل کے علاقے سے ڈھیر شدہ مواد کو نکالنا جاری رکھے، بشرطیکہ مدعا علیہ مجاز حکام کی پیشگی منظوری حاصل کرے۔اس طرح،خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل شری سبّا راؤ کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ مدعا علیہ کو جس بات سے انکار کیا گیا ہے وہ جنگل کے علاقے میں کانوں کا کوئی نیا نکالنا نہیں ہے بلکہ صرف زمین کی سطح سے ڈھیر شدہ معدنیات کو ہٹانا ہے، وہ بھی حکام کی طرف سے دی قابل اجازت سے؛ لہذا عدالت عالیہ کی طرف سے متنازعہ حکم میں جاری کردہ ہدایت قانون میں درست ہے۔ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔قابل ججوں نے اس بنیاد پر پیش قدمی کی ہے کہ مدعا علیہ معدنیات نکالنے اور ہٹانے کا حقدار ہے، کہا جاتا ہے کہ اسے اس بنیاد پر ڈھیر کیا گیا ہے کہ لیز ایک درست لیز ہے؛ بصورت دیگر اسے کوئی حق نہیں ملتا ہے۔جس احاطے پر ڈویژن بنچ نے کارروائی کی ہے وہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ایکٹ کا دفعہ 2 کان کنی کی کارروائیوں سے منع کرتا ہے، اگر کانیں جنگل کے علاقے میں واقع ہیں۔یہ مکمل ممانعت ہے، جب تک کہ ریاستی حکومت مرکزی حکومت کی پیشگی رضامندی سے کان کنی کا لیز نہ دے۔مانا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت کی

پیشگی رضامندی حاصل نہیں کی گئی تھی۔جناب سبّا راؤ نے جنگلات (تحفظ) ایکٹ، 1980 کے تحت قواعد/رہنما خطوط میں نرمی میں محکمہ ماحولیات اور جنگلات، حکومت بھارت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کو ہمارے سامنے رکھنے کی کوشش کی۔اس میں سوال یہ ہے کہ ریاستی حکومت نے محکمہ ماحولیات اور جنگلات کی پیشگی رضامندی حاصل کیے بغیر منصوبوں کو منظوری دے دی۔اس سلسلے میں، یہ ذکر کیا گیا کہ کان کنی کے لیزوں کی تجدید، اگر وہ مخصوص دائرے کے اندر ہیں تو تازہ علاقے کو توڑنے اور درختوں کی کٹائی کے بغیر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی لیکن یہ جنگلات کی بحالی سے مشروط ہے۔اس صورت میں ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوتی۔یہ معمول کے مطابق تجدید کی منظوری کا معاملہ ہے۔ان حالات میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی طرف سے جاری کردہ ہدایت واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

اپیل کی اجازت اسی کے مطابق ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24